اِصلاحِ اَغلاط: عوام میں رائج غلطیوں کی اِصلاح

سلسلہ نمبر 893:

تین طلاق دینے کے بعد حیلے بہانے

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی
متخصص جامعہ اسلامیہ طیبہ کراچی

تین طلاق دینے کے بعد حیلے بہانے اختیار کرنے کی حقیقت:

آجکل یہ افسوس ناک صورتحال عام ہو رہی ہے کہ جب شوہر اپنی بیوی کو تین طلاقیں دے دیتا ہے تو چوں کہ قرآن وسنت اور اجماعِ امت کی رو سے تین طلاقیں دینے سے تین طلاقیں ہی واقع ہوتی ہیں، اس لیے اس کے بعد یہ کوشش کی جاتی ہے کہ کسی حیلے، بہانے، جھوٹ اور دھوکے سے کام لے کر طلاق واقع نہ ہونے کا فتویٰ حاصل کیا جاسکے۔ حالاں کہ یہ تو کھلی حقیقت ہے کہ تین طلاقیں دینے کے بعد کسی جھوٹ یا دھوکے سے اصل حقیقت نہ تو تبدیل کی جاسکتی ہے اور نہ ہی چھپائی جاسکتی ہے، بلکہ ایسی صورت میں جھوٹ اور دھوکے کا گناہ بھی مل جاتا ہے اور پوری زندگی حرام کاری جیسے سنگین جرم میں مبتلا رہنے کا گناہ بھی اعمال نامہ کو سیاہ کرتا چلا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو محفوظ رکھے۔

ذیل میں تین طلاقیں دینے کے بعد اپنائے جانے والے مروّجہ حیلوں، بہانوں اور جھوٹے طریقوں کا اجمالاً تذکرہ کیا جاتا ہے تاکہ اصل حقیقت واضح ہوسکے اور غلط فہمیاں دور ہوسکیں:

1۔ کبھی تو تین طلاقیں دینے کے بعد اصل حقیقت چھپا کر جھوٹ اور دھوکے کا سہارا لے کر طلاق کے الفاظ میں تبدیلی کر دی جاتی ہے تاکہ تین طلاقوں سے بچا جاسکے، چنانچہ کبھی یہ کہا جاتا ہے کہ شوہر نے دو طلاقیں دی ہیں اور کبھی کہتے ہیں کہ ایک طلاق دی ہے۔ اس جھوٹ کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ اصل واقعہ کو چھپایا جائے اور تین طلاقیں واقع نہ ہوں۔ ایسے میں جب کسی مفتی صاحب سے فتویٰ لیا جاتا ہے تو اس میں بھی سوال میں جھوٹ بول کر اور دھوکہ دے کر ایک یا دو طلاقیں ظاہر کی جاتی ہیں تاکہ اسی کے مطابق من پسند فتویٰ حاصل کیا جاسکے اور لوگوں کو یہ باور کرایا جاسکے کہ ہم نے فتویٰ لے لیا ہے جس کے مطابق تین طلاقیں واقع نہیں ہوئی ہیں، یا سرے سے طلاق واقع ہی نہیں ہوئی ہے۔ حالاں کہ ایسے جھوٹ اور دھوکے سے اصل حقیقت میں کوئی تبدیلی نہیں آسکتی، بلکہ تین طلاق تین ہی رہتی ہیں۔ مزید یہ کہ مفتی صاحب غیب کا علم نہیں رکھتے، ان سے جس طرح سوال پوچھا جاتا ہے وہ اسی کے مطابق جواب دے دیتے ہیں، لیکن اگر سوال ہی جھوٹ اور دھوکے پر مبنی ہو تو

ایسی صورت میں اس پیش آنے والے واقعے سے متعلق وہ فتویٰ بھی کالعدم شمار ہوتا ہے، یعنی اس فتوے کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا۔ اور یہ بھی واضح رہے کہ جھوٹ اور دھوکے پر مشتمل سوال کی بنیاد پر حاصل کیے گئے فتوے کی وجہ سے کوئی حرام کام حلال نہیں ہو جاتا، بلکہ وہ حرام ہی رہتا ہے۔

2۔ مذکورہ صورت میں ایک اور سنگین جرم کا بھی ارتکاب کیا جاتا ہے کہ شوہر کے تین طلاق کے الفاظ جن لوگوں نے سنے تھے وہ گواہ بھی اصل بات کو چھپا لیتے ہیں، پھر کبھی کہتے ہیں کہ ہم نے ٹھیک طرح نہیں سنا، کبھی کہتے ہیں کہ ہمیں یاد نہیں اور کبھی کہتے ہیں کہ تین طلاقیں نہیں دیں بلکہ دو طلاقیں دی ہیں، وغیرہ۔ حالاں کہ جھوٹی گواہی دینا یا گواہی دیتے وقت جھوٹ بولنا بھی سنگین گناہ ہے۔ ایسے لوگوں کو اپنی آخرت کی فکر کرنی چاہیے کہ جھوٹ بول کر آخرت کا خسارہ سر پہ لینا کتنی نادانی کی بات ہے!

3۔ کبھی تین طلاقیں دینے کے بعد یہ کہا جاتا ہے کہ بیوی حالتِ حمل میں تھی، اس لیے طلاق واقع نہیں ہوئی۔ حالاں کہ حدیث کی رو سے حالتِ حمل میں بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔

4۔ کبھی تین طلاقیں دینے کے بعد یہ کہا جاتا ہے کہ بیوی کا ذہنی توازن ٹھیک نہیں تھا، اس لیے طلاق واقع نہیں ہوئی۔ حالاں کہ اس کی وجہ سے بھی طلاق پر کوئی اثر نہیں پڑتا۔

5۔ کبھی تین طلاقیں دینے کے بعد یہ کہا جاتا ہے کہ شوہر طلاق دیتے وقت ہوش و حواس میں نہیں تھا، اس لیے طلاق واقع نہیں ہوئی۔ تو اگر یہ جھوٹ ہو تو اس کی وجہ سے اصل حقیقت کبھی تبدیل نہیں ہوتی جس کی تفصیل ماقبل میں ذکر ہو چکی ہے، لیکن اگر یہ سچ ہو تو اس کی مکمل صحیح تفصیلات، گواہوں کے سچے بیانات اور ذہنی مرض کی صورت میں حقیقت پر مبنی میڈیکل رپورٹیں کسی مستند دار الافتاء میں سوال کے ساتھ جمع کرا دی جائیں تاکہ وہ غور و فکر کر سکیں اور ان کی روشنی میں جواب دے سکیں۔

6۔ کبھی تین طلاقیں دینے کے بعد کسی ایسے فرقے یا مذہبی اسکالر سے فتویٰ لے لیا جاتا ہے جو تین طلاق کو ایک طلاق سمجھتے ہیں۔ حالاں کہ تین طلاق کو ایک طلاق سمجھنے کا فتویٰ واضح طور پر غلط بلکہ قرآن و سنت اور اجماعِ امت کے بھی خلاف ہے۔ اس لیے اس میں کسی اور فرقے اور مذہبی اسکالر کا ایسا غلط فتویٰ ہر گز معتبر نہیں اور اس

کی وجہ سے کوئی حرام کام حلال نہیں ہو جاتا۔

ما قبل میں تین طلاقیں دینے کے بعد کی جو غلط بیانیاں اور حیلے بہانے ذکر کیے گئے ہیں، یہ اور ان کے علاوہ ایسے جتنے بھی جھوٹ پر مبنی طریقے اپنائے جاتے ہیں وہ سنگین گناہوں کے زمرے میں آتے ہیں اور ان کی وجہ سے تین طلاق کے مسئلے پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور نہ ہی ان کی وجہ سے کوئی حرام کام حلال ہو سکتا ہے۔ اس لیے طلاق دینے میں بھرپور احتیاط سے کام لینا چاہیے، اور اگر خدانخواستہ طلاق کا کوئی واقعہ پیش آجائے تو وہ واقعہ صحیح تفصیلات اور الفاظِ طلاق کے ساتھ کسی مستند مفتی صاحب یا دار الافتاء کے سامنے ذکر کرکے ان سے فتویٰ حاصل کیا جائے تاکہ شرعی حکم معلوم ہوسکے۔

تین طلاقیں تین واقع ہونے پر اجماع کی صراحت:

واضح رہے کہ تین طلاقیں دینے سے تین طلاق ہی واقع ہوتی ہیں، یہ بات قرآن وسنت سے بھی ثابت ہے اور اس پر امت کا اجماع بھی ہے۔ ذیل میں تین جلیل القدر اکابرِ امت سے اس مسئلے پر اجماعِ امت کی صراحت ذکر کی جاتی ہے:

- أحكام القرآن للجصاص:

وَقَدْ تَقَدَّمَ ذِكْرُ أَقَاوِيلِ السَّلَفِ فِيهِ وَأَنَّهُ يَقَعُ وَهُوَ مَعْصِيَةٌ، فَالْكِتَابُ وَالسُّنَّةُ وَإِجْمَاعُ السَّلَفِ تُوجِبُ إِيقَاعَ الثَّلَاثِ مَعًا وَإِنْ كَانَتْ مَعْصِيَةً.

(سورة البقرة آية: ٢٣٠ ذِكْرُ الْحِجَاجِ لِإِيقَاعِ الطَّلَاقِ الثَّلَاثِ مَعًا)

- عمدة القاري شرح صحيح البخاري:

ومذهب جماهير العلماء من التابعين ومن بعدهم منهم الأوزاعي والنخعي والثوري وأبو حنيفة وأصحابه ومالك وأصحابه والشافعي وأصحابه وأحمد وأصحابه وإسحاق وأبو ثور وأبو عبيد وآخرون كثيرون على أن من طلق امرأته ثلاثا وقعن ولكنه يأثم، وقالوا: من خالف فيه فهو شاذ مخالف لأهل السنة، وإنما تعلق به أهل البدع ومن لا يلتفت إليه

لشذوذه عن الجماعة التي لا يجوز عليهم التواطؤ على تحريف الكتاب والسنة.
(باب من أجاز طلاق الثلاث)

- فتح الباري شرح صحيح البخاري:

فَالرَّاجِحُ فِي الْمَوْضِعَيْنِ تَحْرِيمُ الْمُتْعَةِ وَإِيقَاعُ الثَّلَاثِ لِلْإِجْمَاعِ الَّذِي انْعَقَدَ فِي عَهْدِ عُمَرَ عَلَى ذَلِكَ، وَلَا يُحْفَظُ أَنَّ أَحَدًا فِي عَهْدِ عُمَرَ خَالَفَهُ فِي وَاحِدَةٍ مِنْهُمَا، وَقَدْ دَلَّ إِجْمَاعُهُمْ عَلَى وُجُودِ نَاسِخٍ وَإِنْ كَانَ خَفِيَ عَنْ بَعْضِهِمْ قَبْلَ ذَلِكَ حَتَّى ظَهَرَ لِجَمِيعِهِمْ فِي عَهْدِ عُمَرَ، فَالْمُخَالِفُ بَعْدَ هَذَا الْإِجْمَاعِ مُنَابِذٌ لَهُ، وَالْجُمْهُورُ عَلَى عَدَمِ اعْتِبَارِ مَنْ أَحْدَثَ الِاخْتِلَافَ بَعْدَ الِاتِّفَاقِ، وَاللَّهُ أَعْلَمُ. (بَابُ مَنْ جَوَّزَ الطَّلَاقَ الثَّلَاثَ)

مبین الرحمٰن

فاضل جامعہ دار العلوم کراچی

محلہ بلال مسجد نیو حاجی کیمپ سلطان آباد کراچی

23رجب المرجّب 1443ھ/25فروری 2022

03362579499